پارلیمانی امور کمیٹی ۲ مصنوعی ذہانت، ڈیٹا اور سائبر سیکیورٹی پر ورکشاپ

ماہرین 3 قسمت آزما، 10 قسمت آزما ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں، ڈاکٹر ثمینہ ارشد

□ **نامہ نگار پارلیمانی امور** و **ثمینہ ارشد**

اسلام آباد (پارلیمانی نمائندہ) پارلیمانی امور کمیٹی برائے مصنوعی ذہانت، ڈیٹا اور سائبر سیکیورٹی کے زیر اہتمام پیر 16 مئی کو پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک روزہ ورکشاپ منعقد ہوئی۔ ورکشاپ میں ارکان قومی اسمبلی، سینیٹرز، وفاقی وزراء، سرکاری افسران اور نجی شعبے کے ماہرین نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا مقصد مصنوعی ذہانت کے قومی ڈھانچے، ڈیٹا تحفظ اور سائبر سیکیورٹی کے قوانین پر تبادلۂ خیال اور قانون سازی کے لیے سفارشات مرتب کرنا تھا۔

ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کمیٹی کے چیئرمین سید عمیر حسین شاہ نے کہا کہ مصنوعی ذہانت اب صرف تجربہ گاہوں کا موضوع نہیں رہی بلکہ روزمرہ زندگی، بینکاری، صحت اور تعلیم کے ہر شعبے میں فیصلے مشین کر رہی ہے، اس لیے ریاست کو اس کے فوائد اور خطرات دونوں کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیٹا کو ’نئے دور کا تیل‘ کہا جاتا ہے مگر اس تیل کی صفائی اور تحفظ کے بغیر کوئی ریاست محفوظ نہیں رہ سکتی۔

وزیر مملکت برائے آئی ٹی و ٹیلی کمیونیکیشن محترمہ ثمینہ ارشد نے ورکشاپ میں بتایا کہ وفاقی کابینہ نے مصنوعی ذہانت کی قومی پالیسی کا مسودہ اصولی طور پر منظور کر لیا ہے جو اگلے ماہ کابینہ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ مسودے میں ڈیٹا کے مقامی ذخیرے، سائبر حملوں کی اطلاع کے 72 گھنٹے کے اندر لازمی قرار دینے اور مصنوعی ذہانت سے متاثر ہونے والے شہریوں کے حقوق کا تحفظ شامل ہے۔ وزیر مملکت کے مطابق پالیسی کا مقصد جدت کو روکنا نہیں بلکہ اسے ضابطے میں لانا ہے تاکہ نوجوان ڈیولپرز ملک کے اندر ہی کام کر سکیں۔

ورکشاپ میں ماہرین نے خبردار کیا کہ اگر ڈیٹا کے تحفظ کا قانون فوراً نہ بنایا گیا تو پاکستان کے شہری اپنی ذاتی معلومات بیرونی کمپنیوں کے حوالے کرتے رہیں گے اور ریاست اس پر کوئی اختیار نہیں رکھے گی۔ ماہرین کے مطابق سائبر حملوں کی صورت میں بینکوں اور اسپتالوں کو سب سے پہلے نشانہ بنایا جاتا ہے اور پاکستان میں ایسے واقعات کی رپورٹنگ نہایت کم ہے۔ کمیٹی نے تجویز دی کہ ہر سرکاری ادارے میں ڈیٹا پروٹیکشن آفیسر مقرر کیا جائے۔

ورکشاپ کے اختتام پر کمیٹی نے اعلان کیا کہ مسودے پر تمام سٹیک ہولڈرز سے تجاویز لی جائیں گی اور آئندہ اجلاس میں ماہرین کو باقاعدہ سماعت کے لیے بلایا جائے گا۔ کمیٹی کے مطابق یہ عمل شفاف رکھا جائے گا تاکہ بعد میں کسی پر الزام نہ آئے کہ قانون بند کمروں میں بنا دیا گیا۔ ورکشاپ کے شرکاء نے چائے کے وقفے میں آپس میں رابطے کیے اور کئی غیر رسمی گروپ بھی بنائے تاکہ مشترکہ مسائل پر مل کر کام کیا جا سکے۔

ورکشاپ کے دوران ایک ماہر نے بتایا کہ پاکستان میں مصنوعی ذہانت کے ماہرین کی تعداد اندازاً 4 ہزار کے قریب ہے جبکہ بھارت میں یہ تعداد 40 ہزار سے زائد ہے۔ ماہر کے مطابق اگر تربیت کا عمل فوراً شروع نہ کیا گیا تو نوجوان ڈیولپرز بیرونِ ملک منتقل ہو جائیں گے۔ کمیٹی نے اس تجویز پر اتفاق کیا اور کہا کہ یونیورسٹیوں میں مصنوعی ذہانت کے ڈگری پروگرام کے لیے سفارشات اگلے ماہ جمع کی جائیں گی۔

ورکشاپ کے اختتام پر کمیٹی کے چیئرمین